کی فکر، اس کی عبادت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے، وہ ما سوائے حق سے ہر حال میں بیگانہ ہوتا ہے۔ اللہ ہی ہمارے مولیٰ ہیں وہی ہمارے معبود ہیں، مسجود ہیں، مقصود ہیں، ہمارے رب ہیں مستعان ہیں، ہم اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی سے تمنا مرادیں اور حاجات میں اعانت چاہتے ہیں، "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" عبادت و استعانت کے نقطۂ نظر سے ہم ما سوا اللہ سے کٹ جاتے ہیں۔ اور فقر و ذلت یا بندگی نسبت اللہ ہی سے جوڑ لیتے ہیں۔ حق تعالیٰ کی معبودیت و ربوبیت پر یہ یقین انسان کو تمام صفاتِ رذیلہ سے پاک اور تمام اوصافِ حمیدہ سے آراستہ و پیراستہ کر دیتا ہے اس کا قلب کفر و شرک و نفاق و بدعت و فسق و فجور سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور ایمان و توحید و صدق و حسن سے مزین، تصوف ابتداً اسی تطہیرِ قلب کا نام ہے۔" ؎۳

تصوف کی اجمالی تاریخ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد جن لوگوں نے صحابہ کرام کی صحبت اختیار کی انھیں تابعین کے نام سے یاد کیا گیا، اموی دور کے اواخر میں جن لوگوں کو دینی امور سے زیادہ شغف رہا، انھیں محدثین و فقہاء کے ناموں سے یاد کیا گیا۔ مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ اسلامی سلطنت وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی، یہانتک کہ عباسی دور کے اوائل میں اس کا واسطہ براہِ راست دنیا کی معروف ترین، عقل پرست قوم اہلِ یونان کے علوم سے ہوا، یونانی فلسفہ جب اسلامی دنیا میں روشناس ہوا تو اس کے عقل کی دنیا میں نیا رجحان برپا کر دیا اور ایک طبقہ کا طرف